

## متفرق سوالات

[المورد میں خطوط اور ای میل کے ذریعے سے دینی موضوعات پر سوالات موصول ہوتے ہیں۔ المورد کے شعبہ علم و تحقیق اور شعبہ تعلیم و تربیت کے رفقا ان سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ ان میں سے منتخب سوال و جواب کو افادہ عالم کے لیے یہاں شائع کیا جا رہا ہے۔]

### میقات حرم اور ان کی تعداد

سوال: میقات سے کیا مراد ہے؟ یہ تعداد میں کتنے ہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ پاکستانی حجاج کرام اپنے احرام کس جگہ سے باندھتے ہیں؟ (ذوالفقار شانی)

جواب: حج و عمرہ کی غرض سے آنے والوں کے لیے حدود حرم سے کچھ فاصلے پر بعض جگہیں متعین کر دی گئی ہیں جن سے آگے وہ احرام کے بغیر نہیں جاسکتے۔ ان پر یا ان کے برابر کسی بھی جگہ پر پہنچ کر ضروری ہے کہ احرام باندھ لیا جائے۔ اصطلاح میں انھیں میقات کہا جاتا ہے۔ یہ جگہیں پانچ ہیں: مدینہ سے آنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ، یمن سے آنے والوں کے لیے یلملم، مصر و شام سے آنے والوں کے لیے جحہ، نجد سے آنے والوں کے لیے قرن اور مشرق کی طرف سے آنے والوں کے لیے ذات عرق۔

پاکستانی حجاج جب پاکستان سے سعودی عرب کی طرف روانہ ہوتے ہیں تو وہ میقات کے اوپر سے گزرتے ہوئے حدود حرم میں داخل ہو جاتے ہیں، ضروری ہے کہ وہ جب حدود حرم میں داخل ہوں تو احرام باندھے ہوئے ہوں، لہذا انھیں ابتداء سے سفر یعنی کراچی ایئر پورٹ ہی سے احرام باندھنا پڑتا ہے۔ آج کل حج کرانے والی کمپنیاں

حاجیوں کی باقاعدہ رہنمائی کے لیے پورا پورا اہتمام کرتی ہیں، اس لیے آپ بے فکر رہیں، وہ اس مسئلے میں آپ کی پوری پوری رہنمائی کریں گی اور آپ کو ویسا ہی کرنا چاہیے جیسا وہ گائیڈ کریں۔

## استخارہ اور خیر کی طلب

سوال: استخارہ کرنے کی صورت میں جو جواب آئے، اس کی مخالفت کرنا درست ہے یا نہیں؟ (اعظم)

جواب: ایسا نہیں کہ دعائے استخارہ سے ہمارا خدا کے ساتھ رابطہ ہو جاتا ہے اور ہم اپنے مسئلے میں خدا کی بات یقینی صورت میں معلوم کر لیتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر ظاہر ہے کہ اس کی مخالفت صریحاً غلطی ہوتی۔

دعائے استخارہ دراصل، خدا سے خیر طلب کرنے کی دعا ہے۔ یہ دعا درج ذیل ہے:

”اے اللہ، میں تیرے علم کے واسطے سے تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے واسطے سے قدرت طلب کرتا ہوں، اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، اور تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا اور تو علام الغیوب ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین اور میری زندگانی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور آسان بنا دے، پھر اس میں برکت پیدا کر دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین اور میری زندگانی اور میرے انجام کار کے لحاظ سے برا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے۔ (پروردگار)، میرے لیے خیر کو مقدر فرما، وہ جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔“

اس میں ہم اللہ سے اس کے علم کے مطابق جو چیز بہتر ہو، وہ طلب کرتے ہیں۔ جب یہ دعا قبول ہوتی ہے تو ایسا نہیں ہوتا کہ اشارے کے ذریعے سے خدا ہمیں اپنا کوئی فیصلہ سنا دیتا ہے، بلکہ دعا کی قبولیت کی صورت میں وہ اس چیز کو جو ہمارے لیے بہتر ہو، اسے ہمارے مقدر میں لکھ دیتا ہے، اس کے بارے میں ہمارا تردد ختم کر دیتا ہے، وہی ہماری پسند اور ہماری رائے بن جاتی ہے، لہذا جو بات خواب وغیرہ میں ہم دیکھیں، اگر اس پر ہمارا دل نہیں جم رہا اور وہ ہمیں صحیح محسوس نہیں ہو رہی تو پھر اسے نہیں ماننا چاہیے۔ البتہ، اگر وہ ہمارے علم و عقل کے مطابق ہمیں بہتر محسوس ہو تب اس پر عمل کر لینا چاہیے، کیونکہ دعا کی قبولیت کی صورت میں خدا کے نزدیک جو بات بہتر ہے، اس نے مقدر ہو جانا ہے۔ خدا سے دعا مانگنے کے لیے دل کا اخلاص ضروری ہے۔ انسان کا پہلے سے بہت نیک ہونا لازم نہیں ہے۔

## غیر مسلم ریاست میں ملازمت

سوال: کیا کسی مسلمان کے لیے دین میں اس بات کی اجازت ہے کہ وہ کسی غیر مسلم ریاست میں اپنی ملازمت یا اپنے کاروبار کے لیے مستقل اقامت اختیار کرے؟ (فیاض احمد)

جواب: ہمارے نزدیک دینی اعتبار سے اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ اپنی ملازمت یا اپنے کاروبار کے لیے کسی غیر مسلم ریاست میں مستقل طور پر قیام پذیر ہوں، سوائے اس کے کہ آپ کے لیے وہاں اپنے دین پر قائم رہنا ہی مشکل ہو جائے۔

غامدی صاحب نے اپنی کتاب ”میزان“ کے باب ”دین حق“ میں اسی مسئلے کو اس طرح سے بیان کیا ہے: ”بندۂ مومن کے لیے اگر کسی جگہ اپنے پروردگار کی عبادت پر قائم رہنا جان جو حکم کا کام بن جائے، اُسے دین کے لیے ستایا جائے، یہاں تک کہ اپنے اسلام کو ظاہر کرنا ہی اُس کے لیے ممکن نہ رہے تو اُس کا یہ ایمان اُس سے تقاضا کرتا ہے کہ اُس جگہ کوچھوڑ کر کسی ایسے مقام کی طرف منتقل ہو جائے جہاں وہ علانیہ اپنے دین پر عمل پیرا ہو سکے۔ قرآن اسے ”ہجرت“ کہتا ہے۔ زمانہ رسالت میں جب اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے براہ راست اس کی دعوت دی گئی تو اس سے گریز کرنے والوں کو قرآن نے جہنم کی وعید سنائی ہے۔“

## شادی سے پہلے جنسی تعلقات

سوال: کیا شادی سے پہلے آدمی کا اپنی ہونے والی بیوی سے جنسی تعلق قائم کرنا ناقابل معافی جرم یعنی گناہ کبیرہ ہے۔ (جوناتھن سٹو)

جواب: شادی سے پہلے اپنی ہونے والی بیوی سے بھی جنسی تعلق قائم کرنا زنا ہی ہے اور بے شک یہ گناہ کبیرہ ہے۔ اس کے بارے میں قرآن مجید میں یہ فرمایا گیا ہے کہ:

”اور جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو سوائے حق کے ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو کوئی یہ کام کرے گا، وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا، قیامت کے روز اُس کو مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔ سوائے اس کے کہ کوئی (ان گناہوں کے بعد) توبہ کر چکا ہو

اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو۔ ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔“ (الفرقان ۲۵: ۶۸-۷۰)

ان آیات سے پتا چلتا ہے کہ بے شک زنا گناہ کبیرہ ہے اور اس کی سزا جہنم کا ابدی عذاب ہو سکتی ہے، لیکن اگر اللہ چاہے تو یہ سچی توبہ اور اصلاح سے بالکل معاف بھی ہو سکتا ہے۔

## گناہ کبیرہ اور معافی

سوال: اگر کسی آدمی سے زنا ہو جائے تو آخرت میں اس جرم کی معافی کے لیے اسے دنیا میں کیا کرنا چاہیے؟ (جو نا تھن سٹو)

جواب: آخرت میں اس کی معافی کے لیے یہ ضروری نہیں کہ دنیا میں کوئی لازماً سزا پا چکا ہو، بلکہ محض سچی توبہ اور اصلاح سے بھی یہ آخرت میں معاف ہو سکتا ہے۔

## سزا کا نفاذ

سوال: جرم کی سزا پانے کے لیے آدمی کس سے رابطہ کرے تاکہ وہ اس پر سزا نافذ کر دے؟ (جو نا تھن سٹو)

جواب: اگر انسان کے کسی گناہ پر اللہ تعالیٰ پردہ ڈال دیتا ہے تو خود انسان کو بھی چاہیے کہ وہ اسے مشہور نہ کرے اور بس اللہ سے سچی توبہ کرے اور آئندہ کے لیے اپنی اصلاح کر لے۔ چنانچہ اسے نہ کسی شخص کے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کرنے کی کوئی ضرورت ہے اور نہ اپنے اوپر لازماً سزا نافذ کرانے ہی کی کوئی ضرورت ہے۔

## کالے جادو کی شرعی حیثیت

سوال: کیا کسی مسلمان کو سفلی علوم (جادو ٹونے) کے ماہر سے اپنی بیماری یا مصیبت کا علاج کرانا چاہیے؟ (آصف حسین)

جواب: سفلی علوم (جادو ٹونے) کے عاملوں سے لازماً بچنا چاہیے، کیونکہ یہ لوگ شیاطین کو خوش کرنے کے لیے کئی طرح کے مشرکانہ اور کافرانہ عمل کرتے ہیں۔ جو لوگ ان سے اپنا کوئی کام کراتے ہیں، وہ دراصل خدا کو چھوڑ کر ان کے شیاطین کی مدد سے اپنا کام کراتے ہیں۔ رہی ان لوگوں کی یہ بات کہ ہم تو اپنا عمل کرتے ہیں، شفا تو اللہ ہی دیتا ہے تو یہ بس ان کے منہ کی بات ہے جو شاید یہ مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لیے کہہ دیتے ہیں، ورنہ جادو کرنا کرانا تو صریح کفر ہے۔ ان کے اس قول کی مثال یہ ہے کہ کوئی چور بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں تو بس چوری کرتا ہوں، رزق تو مجھے اللہ ہی دیتا ہے۔ یقیناً چور اللہ کے اذن ہی سے چوری پر قادر ہوتا اور جادو کرنے والا اللہ کے اذن ہی سے جادو کر پاتا ہے اور اس کا جادو اللہ کے اذن ہی سے کامیاب ہوتا ہے، لیکن اللہ کی رضا اچھے کام کرنے میں ہے اور ناراضی برے کام کرنے میں ہے گو برے کام بھی اللہ کے اذن کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ آپ ان کے اس جملے سے دھوکا نہ کھائیں۔

## سورہ نور کی آیت ۲۶ کا مفہوم

سوال: سورہ نور کی آیت ۲۶ ”خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے ہوں گے اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے ہوں گے“ اس آیت کے مطابق اس شخص کا کیا معاملہ ہوگا جس نے شادی سے پہلے کسی لڑکی سے محبت کی اور اس کے ساتھ جنسی عمل کے سوا اظہار محبت کے کئی طریقوں کو اختیار کیا۔ کیا ایسا شخص خبیث مردوں ہی کی صف میں آئے گا اور کیا اس کے مقدر میں خبیث عورت ہی ہوگی؟ (عبدالرحمن)

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ جس خاتون سے انسان بہت محبت رکھتا ہو، اس کے ساتھ بہت مخلص ہو اور بڑے سچے جذبے سے اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہو، اس کو بھی کسی نسوانی اور جنسی پہلو سے دیکھتے رہنا، چھونا، اس سے اسی نوعیت کی گفتگو کرنا اور اس کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا وغیرہ، یہ سب دینی اعتبار سے بالکل ناجائز ہے۔ البتہ جس آیت کا آپ نے حوالہ دیا ہے، وہ آخرت سے متعلق ہے، اس کا دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہاں پر ہو سکتا ہے کسی کو اس کے کیے کی کوئی سزا دی جائے یا نہ دی جائے، لہذا آپ جہاں شادی کرنا چاہتے ہیں، وہاں خواہ مخواہ کوئی شک نہ کریں۔ اپنی معلومات کے مطابق تسلی رکھیں اور وہم میں نہ پڑیں۔

## حدود آرڈی نینس

سوال: غامدی صاحب کے نزدیک حدود آرڈی نینس کا نیا بل شرعاً صحیح ہے یا نہیں؟ (عاقب خلیل خان)  
 جواب: غامدی صاحب اس بل سے متفق نہیں ہیں۔ ان کے نزدیک اس بل میں شریعت کی رہنمائی سے شدید انحراف موجود ہے۔ وہ اس بل میں موجود جن باتوں کو شریعت کی رہنمائی سے مختلف محسوس کرتے ہیں، ان میں چند درج ذیل ہیں:

۱۔ اس بل میں مسلم اور غیر مسلم کی گواہی میں اور مرد و عورت کی گواہی میں فرق کیا گیا ہے، ان کے خیال میں یہ چیز شریعت سے ثابت نہیں ہے۔

۲۔ اس بل کے مطابق زنا کی سزا سو کوڑے اور زنا بالجبر کی سزا موت ہے، جبکہ غامدی صاحب کے نزدیک جرم کی دونو عینتیں ہیں: ایک اس کی سادہ شکل ہے، جیسے زنا یا چوری اور دوسری وہ شکل ہے جس میں مجرم قانون کے خلاف قوت کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اس صورت میں زنا، زنا بالجبر کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور چوری، ڈاکے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ ان کے نزدیک زنا بالجبر کی صورت میں مجرم کو دوسرا سزا دی جائے گی: ایک زنا کی سزا سو کوڑے اور دوسری حرا بہ کی سزا جو سورہ مائدہ کی آیت ۳۳-۳۴ کے تحت اسے دی جائے گی۔

۳۔ غامدی صاحب کے نزدیک زنا کا مقدمہ رجسٹر کرنے کے لیے چار گواہوں کی شرط لازم ہے، جبکہ اس بل کے مطابق دو گواہوں کے ملنے پر بھی مقدمہ رجسٹر کر لیا جائے گا۔ ایسے کچھ اور اختلافات بھی ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے آپ غامدی صاحب کی کتاب ”میزان“ کے باب ”حدود و تعزیرات“ کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔